باب الفتاویٰ:

جعلی محرم، جزوی امیر

(مفتی جلال احمد)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس معاملے میں کہ بعض خواتین کسی نامحرم شخص کو جھوٹے قانونی کاغذات کے ذریعے محرم ظاہر کر کے اس کے ساتھ حج یا عمرہ کے لیے چلی جاتی ہیں۔ نیز اس طرح ادا کردہ حج اور عمرہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(عبداللہ عبدالرحمٰن۔ بلتستان)

جواب: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے ﴿ **وللہ علی الناس حج البیت من استطاع إلیه سبیلا** ۞ ﴾ (آل عمران: ۹۷) ''اور اللہ کا فرض ہے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا جو وہاں تک راہ پائیں''۔

استطاعت کے مفہوم میں جہاں زادِ راہ کی گنجائش احادیث سے مروی ہے، وہاں صحت وتندرستی، راستہ کا پرامن ہونا نیز عورت کے لئے محرم کا ہونا بھی شامل ہے۔

(عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ " لایخلون رجل بامرأة إلا ومعها ذو محرم، ولا تسافر المرأة إلا مع ذی محرم". فقال رجل "یا رسول اللہ! إن امرأتی خرجت حاجة وإنی اکتتبت فی غزوة کذا" قال ﷺ: ''انطلق فحج مع امرأتک'' (متفق علیه واللفظ لمسلم) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے خطبہ کے دوران سنا: **''کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے جب تک اس عورت کا محرم اس کے ساتھ نہ ہو۔ اور نہ کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر کرے''**۔ تو ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں مجاہدین کے رجسٹر میں لکھا گیا ہے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا **''جا، اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔''**

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کے لئے اپنے شوہر یا مستقل محرم (جس سے نکاح بہر حال حرام ہو) کا ساتھ ہونا شرط ہے اور یہ استطاعت کے مفہوم میں شامل ہے۔ اور حدیث (**لا تسافر المرأة إلا مع ذی محرم**) آیت کے عموم کے لئے مخصص ہے۔ اللہ پاک حرمت اور حلت کا حکم عام منفعت اور مضرت کو پیش نظر رکھ کر فرماتا ہے۔ ورنہ کچھ نہ کچھ فائدہ شراب اور جوئے میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں عام خطرات کے پیش نظر عورت کو اکیلے سفر سے منع کیا گیا ہے۔

بعض ائمہ دین بڑی عمر کی عورتوں کے لئے چند شرائط مثلاً با اعتماد عورتوں یا با اعتماد مردوں کے ساتھ جواز کے قائل ہیں۔لیکن حدیث اس کی تائید نہیں کر رہی ہے۔اس لیے حدیث نبوی پر عمل کرنا چاہیے۔اور جھوٹے کاغذات کے ذریعے کسی کو محرم ظاہر کر کے یا محرم ہونے کے اقرار پر مجبور کر کے عورت کا حج کے لئے جانا صریح دھوکہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (من غش فلیس منی) اس لئے اس قسم کے عمل کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔یہ ایسا ہی ہے جس طرح کوئی شخص حرام کمائی کے ذریعے دینی مدرسہ چلائے یا صدقہ دے۔

سوال:2 ایک صاحب دینی جماعت کے ایک اونچے منصب اور عہدے پر فائز ہے۔لیکن اس کی شکل وصورت سنت کے مطابق نہیں،ساتھ ہی دروغ گوئی سے بھی کام لینے والا ہے۔کیا ایسا شخص جماعت حقہ کے کسی عہدے کا لائق ہے؟

(محمد ادریس ملتانی۔نزد ایک منارہ مسجد)

جواب: موجودہ دور میں جماعتوں کے مناصب سفری امیر جیسے عہدے ہوتے ہیں،امام عام یا اس کے عمال نہیں ہوتے جو ہٹائے نہ جا سکتے ہوں۔خاص کر اس کی شکل وصورت سنت کے مطابق نہ ہو،دروغ گوئی جیسے گناہ کا مرتکب ہو،ایسے شخص کو خاص طریقے سے اس عہدے سے ہٹا دینا چاہئے۔لیکن اگر اس عمل سے جماعت کو بڑے اختلاف کا خطرہ ہو تو اس کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اختلاف سے حتی الامکان بچنا چاہیے۔

امام طحاویؒ نے اہل سنت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:(نری الجماعة حقا وصوابا والفرقة زيغا وعذابا) یعنی ''ہم جماعت کے ساتھ رہنے کو حق اور اس میں اختلاف کو کجی اور عذاب سمجھتے ہیں۔'' اختلاف بڑا ہو یا چھوٹا بہت بری چیز ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف جیسے فاسق کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔اس کے علاوہ بھی ائمہ سلف رحمہم اللہ کی بڑی مثالیں موجود ہیں۔

خراسان تین بڑے علاقوں کا مشترکہ نام ہے:

(۱) بلخ و ھرات

(۲) نیشاپور

(۳) مرو (عشق یا اشک آباد)